قادیانیوں سے چند سوالات

مولانا تاج محمد صاحب

(۱) چودہ سو سال کے کسی مجدد۔ محدث۔ صحابی اور ولی کے کلام سے ثابت کر دو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں مسیح ابن مریم یا عیسیٰ ابن مریم سے مراد کوئی ان کا مثیل ہے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے یا ان سے مراد مرزا غلام قادیانی بن چراغ بی بی ہے۔ اگر تم سچے ہو تو کیا کسی مجدد یا محدث کا قول پیش کر سکتے ہو؟

(۲) چودہ سو سال کے اندر کسی زمانہ کے بارے میں یہ ثابت کر سکتے ہو کہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو؟ یا کسی نے کسی مدعی نبوت سے یہ دریافت کیا ہو کہ تمہارا دعویٰ تشریعی نبوت کا ہے یا غیر تشریعی نبوت کا یا ظلی بروزی اور مستقل نبوت کا؟

(۳) کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید کے بعض معانی قرون اولیٰ سے چھپا دیں اور صدیوں کے مجددین اور اولیائے کرام اور علماء کرام مشرکانہ معانی پر جمے رہیں حتیٰ کہ مرزا غلام قادیانی مجدد و مامور ہو کر بھی دس سال تک عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتا رہا اور بعد میں کہا کہ حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے۔ کیا شرک عظیم کو اجتہاد کی وجہ سے برداشت کیا جا سکتا ہے؟

(۴) کیا کسی نبی نے کافر حکومت کی اتنی خوشامد کی ہے اور اتنی دعائیں دی ہیں اور اتنی خدمت کی ہے جو مرزا غلام قادیانی نے انگریزی حکومت کی ہے؟

(۵) کیا مرزا غلام قادیانی کے لڑکے اور مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" مطبوعہ قادیان حصہ اول ص ۱۸۸ پر یہ نہیں لکھا کہ قرآن میں ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے کیا یہ قرآن پاک سے تَلَعُّبُ اور کھیل نہیں ہے؟

(۶) کیا مرزا غلام قادیانی نے جہاد کا انکار نہیں کیا؟ اور انگریز کی اطاعت فرض قرار نہیں

دی؟ کیا یہ مرزا غلام قادیانی کا شعر نہیں ہے۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال

(۷) ہمارے پاس کسی کے الہام کسی کی وحی' کسی کے کشف اور کسی کے دعویٰ کو پرکھنے کے لئے قرآن و حدیث ہیں۔ مرزا غلام قادیانی نے حیات مسیح کے سلسلہ میں حدیث کا قصہ یوں ختم کیا لکھا ہے کہ

"میں حکم بن کر آیا ہوں۔ مجھے اختیار ہے کہ حدیثوں کے جس ڈھیر کو چاہوں خدا سے وحی پا کر رد کر دوں" (العیاذ باللہ)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۵' اعجاز احمدی ص ۲۹)

(۸) کیا مرزا کے سامنے یہ اشعار نہیں پڑھے گئے تھے؟ اور مرزا نے ان پر تحسین نہیں کی تھی؟

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(بدر قادیاں ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۱۴)

(۹) کیا تم کسی ولی' شیخ اکبر امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' امام رازی' یا کسی مجدد و محدث کا قول پیش کر سکتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بجائے کوئی مثیل یا دوسری قسم کا مدعی بن کر آئے گا۔ اور شریعت میں مستعمل ہونے والے تمام الفاظ کے معانی بدل کر رکھ دے گا؟

(۱۰) کیا مرزا غلام قادیانی نے وحی اور مکالمات الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن پاک کی مانند اپنے ان اشعار میں جو "درثمین" میں درج ہیں بیان نہیں کیا۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانش ز خطا

ہمچو قرآن منزہ اش و الم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(۱۱) کیا قرآن مجید نے جس امت کو خیرامۃ فرمایا۔ مرزا غلام قادیانی نے اس امت کو ''شرالامم'' نہیں کہا؟ مرزا غلام قادیانی کے الفاظ یہ ہیں کہ ''اگر نبوت کا دروازہ بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے توانقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور ایک نبی کی ہتک شان ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ جو کہا ہے کہ کنتم خیرامۃ یہ جھوٹ تھا اگر یہ معنی کئے جائیں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ ہر طرح سے بند ہے۔ تو خیر الامم کی بجائے شرالامم ہوئی۔''

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۱۲) وجاہت اقتدار اور دولت کا چسکہ لگ جائے تو بات کہیں روکنے سے نہیں رکتی چنانچہ مرزا ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کرشن کا اوتار بنا اسی طرح رودر گوپال بھی بنا اور سکھوں کے لئے جے سنگھ بہادر بھی اس لئے مہدی مسیح بلکہ تمام پیغمبروں کے نام اپنے اوپر چسپاں کئے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ایک ''وحی'' بھی لکھی ''آواہن'' جس کے معنی بھی خود ہی کئے کہ ''خدا تمہارے اندر اتر آیا'' کیا مرزا نے یہاں کفر کا ارتکاب نہیں کیا......؟

(۱۳) مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں عین محمد ہوں۔ اس طرح مہر نبوت نہ ٹوٹی' محمد کی نبوت محمد کے پاس رہی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کیسا زبردست چور ہے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چرا کر لے گیا' دریافت طلب امر یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے یہ جو کہا ہے کہ میں عین محمد ہوں۔ واقعی وہ دو شخص نہیں ایک ہی ہیں۔ تو یہ صاف غلط اور مشاہدہ کے خلاف ہے اور اگر دو ہیں تو مہر نبوت ٹوٹ گئی اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی اور اگر بالفرض (نعوذ باللہ من ذالک) آنحضرت ﷺ کی روح پاک مرزا میں آگئی تو یہ ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ ہے جو قطعاً باطل ہے اور مرزا کے کفر کا باعث ہے۔

(۱۴) کیا مرزا غلام قادیانی کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ وہ تمام خصوصیات اور امتیازات اور

مقامات و درجات جو حضور ﷺ کی ذات اقدس سے مخصوص تھے۔ مرزا غلام قادیانی نے کہا کہ میں بھی ان تمام کا اہل ہوں۔

اربعین نمبر۳، ص ۲۸ پر ایک الہام یوں درج ہے۔

وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحیٰ

حقیقۃ الوحی ص ۷۶ پر یہ الہام بھی درج ہے۔ داعیاً اِلی اللّٰہ وسراجاً منیرا۔ مرزا داعی اِلیٰ اللہ اور سراج منیر ہے۔

حقیقۃ الوحی کے ص ۷۶ پر یہ الہام بھی درج ہے۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ مرزا غلام قادیانی اس آیت کو اپنے اوپر نازل شدہ قرار دے کر غیر مبہم الفاظ میں اپنے بارے میں کہتا ہے کہ مجھے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی۔

(۱۵) کیا حضور سرور کائنات ﷺ کے امتیازات کو مرزا غلام قادیانی کا اپنی جانب منسوب کرنا حضور ﷺ کی کھلی توہین نہیں ہے؟ آپ کے مقام اور انفرادیت کو کھلا چیلنج نہیں ہے؟

(جواب محضر نامہ مولانا غلام غوث ہزاروی) (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔ جلد ۷۔ شمارہ ۴۵)